سوال

(521)حج کی سعی طواف اضافہ سے پہلے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حاجی کےلیے یہ جائز ہے کہ وہ حج کی سعی، طواف افاضہ سے پہلے کرلے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگر حاجی مفرد یا قارن ہو تو اس کےلیے حج کی سعی طواف افاضہ سے پہلے جائز ہے اسے وہ طواف قدوم کے بعد کرسکتا ہے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا تھا، جو قربانی کے جانوراپنے ساتھ لائے تھے۔ اگر حاجی متمتع ہو تو اس پر دو سعی لازم ہیں: پہلی سعی مکہ مکرمہ میں آمد کے وقت اوریہ عمرے کی سعی ہوتی ہے، چنانچہ عمرے کےلیے وہ طواف اورسعی، کرکے بال کٹواتا ہے اوراس کی دوسری سعی حج کےلیے ہوتی ہے اورافضل ہے کہ یہ سعی طواف افاضہ کے بعد ہو کیونکہ اصولا سعی طواف کے بعد ہوتی ہے،تاہم اگروہ اسے طواف سے پہلے کرے، توراجح قول کے مطابق پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ سوال کیا گیا کہ میں نے طواف سے پہلے سعی کرلی ہے، توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

«لَا حَرَجَ» (صحيح البخاري، الحج، باب اذا رمى بعد ما امسى، ح: ١٧٣٤ و صحيح مسلم، الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمى، ح: ١٣٠٦، وسنن ابي داود، المناسك باب في من قدم شيئا... ح: ٢٠١٥ واللفظ له)

’’کوئی حرج نہیں۔‘‘

حاجی کو عید کے دن ترتیب کے ساتھ یہ پانچ کام کرنے ہوتے ہیں: (١)جمرہ عقبہ کی رمی (٢) قربانی (٣) بالوں کو منڈوانا یا کٹوانا (٤) بیت اللہ کا طواف (٥) صفا و مروہ کی سعی۔ اگر کوئی حاجی قارن یا مفرد ہو اوراس نے طواف قدوم کے بعد سعی کرلی ہو تو پھر اس پر دوبارہ سعی واجب نہیں ہے۔ افضل یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانچوں کام ترتیب کے ساتھ کیے جائیں اور اگران میں سے بعض کو خصوصاً بوقت ضرورت آگے پیچھے کرلیا جائے، تو کوئی حرج نہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے رحمت اورآسانی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 447

محدث فتویٰ